Regd No 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ٭ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹ — تار کا پتہ :- الفضل لاہور

خطبہ نمبر ۴۳

روزنامہ

الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
ماہوار ۲½ ”

یوم سہ شنبہ

فی پرچہ ۱ آنہ

۴ ربیع الثانی ۱۳۷۲ھ

جلد ۴۰/۶ ٭ ۲۳ فتح ۱۳۳۱ھش ٭ ۲۴ دسمبر ۱۹۵۲ء ٭ نمبر ۲۹۷

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۰ دسمبر (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت آج بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

پنجاب اسمبلی کا اجلاس

لاہور ۲۲ دسمبر :- آج پنجاب اسمبلی نے تین گھنٹے میں سات بل منظور کر دیئے۔ اس سے پہلے مسٹر گن نے صوفی عبد الحمید وزیر زراعت کے خلاف عدم اعتماد کی ایک تحریک پیش کی جو منظور نہ ہو سکی۔ اسمبلی کا اجلاس غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی ہو گیا ہے۔

ملفوظات مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

تاجدار ہفت کشور آفتاب شرق و غرب
بادشاہ ملک و ملت ملجاء ہر خاکسار
کاملے آن دل کہ زد در راہ او از صدق گام
نیک بخت آن کس کہ بہر او در آن شد بے قرار

ترجمہ :- وہ سات ولائتوں کا تاجدار اور مشرق اور مغرب کا آفتاب ہے۔ ملک اور ملت کا بادشاہ ہے۔ اور ہر ایک خاکسار کی جائے پناہ۔ کامیاب ہے وہ دل جس نے سچائی سے اس کی راہ میں قدم مارا۔ خوش نصیب ہے۔ وہ سر جس میں اس شہسوار کا عشق بھرا ہوا ہے۔ (آئینہ کمالات اسلام)

وزیر اعظم پاکستان نے بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی رپورٹ اسمبلی میں پیش کر دی

سفارشات میں اس بات کا انتظام کیا گیا ہے کہ کوئی قانون قرآن کریم اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف نہ ہو

کراچی ۲۲ دسمبر :- وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین نے آج دستور ساز اسمبلی کے سامنے بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی رپورٹ پیش کر دی۔ رپورٹ پیش کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کمیٹی نے جو سفارشات پیش کی ہیں ان پر عمل کرنے سے پاکستان ایک اصلاحی جمہوریت بن جائے گا۔ کمیٹی کی پوری رپورٹ اسلامی تعلیمات پر مرتب کی گئی ہے۔ اور اس میں کوئی بھی ایسی بات نہیں ہے جو قرآنی تعلیم سے باہر ہو۔ سفارشات میں اس بات کا انتظام کر دیا گیا ہے کہ دستور ساز اسمبلی میں کوئی قانون ایسا نہ بن سکے جو قرآن کریم اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہو۔ اس مقصد کے لئے ان لوگوں پر ایک مشتمل ایک بورڈ کی تشکیل کی جائے گی جو اسلامی شریعت سے اچھی طرح واقف ہوں گے۔ اگر مجلس دستور ساز کے کسی قانون پر یہ اعتراض کیا گیا کہ یہ قرآن کریم اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہے۔ تو یہ بورڈ صدر مملکت کو بتلائے گا کہ یہ اعتراض کہاں تک ٹھیک ہے۔ اگر بورڈ نے فیصلہ کر دیا کہ اعتراض صحیح ہے۔ تو اس قانون کے بل پر دوبارہ غور و خوض کرنے کے لئے صدر مملکت اس کو دستور ساز اسمبلی کو بھیجدیگا۔ مجلس دستور ساز کے قطعی فیصلے نہ صرف یہ کہ ایوان کے ممبروں کی اکثریت سے کئے جائیں گے۔ بلکہ ان کے منظور ہونے کے لئے مسلمان ممبروں کی اکثریت کی تائید بھی حاصل ہونی ضروری ہوگی۔

وفاقی طرز حکومت کی سفارش

بنیادی اصولوں کی کمیٹی نے ملک میں وفاقی طرز حکومت کی سفارش کی ہے۔ جس میں صوبے اپنے نظم و نسق کے لحاظ سے خود مختار ہوں گے۔ لیکن صوبوں کی خود مختاری سے وفاق کمزور نہیں ہوگا۔ کمیٹی کی رپورٹ میں کہا گیا ہے۔ کہ پاکستان کی وفاقی مملکت میں صوبے، مملکت میں شامل ہونے والی ریاستیں بلوچستان اور کراچی شامل ہونگے۔ یہ سب وفاق کی یونٹ کہلائیں گے۔

ملک کے لئے دو ایوان

ملک میں دو ایوان ہونگے جن میں سے ایک یونٹوں کا ایوان ہوگا۔ اور ایک ایوان عام۔

ایوان عام کے ممبروں کا انتخاب بالغوں کے حق رائے دہندگی کے اصول پر پانچ سال کے لئے ہوگا۔

یونٹوں کے ایوان اور ایوان عام میں مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کو مساوی نمائندگی دی گئی ہے۔ ایوان عام میں چھوٹے صوبوں کو آبادی کے تناسب سے زیادہ نمائندگی دی گئی ہے۔ کمیٹی نے یونٹوں کے ایوان کیلئے ایک سو بیس نشستوں کی اور ایوان عام کیلئے چار سو نشستوں کی سفارش کی ہے۔

نشستوں کی تقسیم

یونٹوں کے ایوان میں مغربی پاکستان کی ۶۰ نشستوں کی تقسیم اس طور پر کی گئی ہے۔

پنجاب کو ۲۷ سندھ کو ۸ سرحد کو ۶ قبائلی علاقے کو ۵ بہاولپور کو ۴ بلوچستان کو ۲۔ بلوچستان کی ریاستوں کو ۲ خیرپور کو ۲۔ کراچی کو ۴ نشستیں ملیں گی۔

ایوان عام میں مغربی پاکستان کی دو سو نشستوں کی تقسیم اس طور پر کی گئی ہے۔ پنجاب کو ۹۰ سندھ کو ۳۰ سرحد کو ۲۵ قبائلی علاقے کو ۱۷، بہاولپور کو ۱۳ بلوچستان کو ۵ بلوچستان کی ریاستوں کو ۵ خیرپور کو ۴ اور کراچی کو ۱۱ نشستیں ملیں گی۔

سرکاری اخراجات کے متعلق تمام بل پہلے ایوان عام میں پیش کئے جائیں گے۔

صدر مملکت

حکومت کا صدر مسلمان ہوگا۔ اور یونٹوں کے ایوان اور ایوان عام کے مشترکہ اجلاس میں اس کا انتخاب ہوگا جو پانچ سال کے لئے ہوگا۔

صدر مملکت آئینی حلف کے علاوہ یہ حلف بھی اٹھائے گا۔ کہ وہ قرآن مجید اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق اپنی ذمہ داریوں کو انجام دے گا۔ صدر مملکت ہی وزیر اعظم اور دیگر وزراء کی کونسل کا تقرر کرے گا۔

دیگر سفارشات

ہر یونٹ کے لئے ایک قانون ساز مجلس قائم کی جائیگی جس میں کم از کم پچھتر اور زیادہ سے زیادہ تین سو پچاس نمائندے ہوں گے۔

رپورٹ میں ملک کے لئے ایک عدالت عالیہ اور مشرقی بنگال، پنجاب، سندھ اور سرحد میں ایک ایک ہائی کورٹ کی سفارش کی گئی ہے۔ مملکت کی پالیسی کو اسلامی اصولوں کے مطابق کرنے اور قومی زندگی کے تمام مطالبات کو اسلامی تعلیمات کے سانچہ میں ڈھالنے کے لئے کمیٹی نے بعض دور رس سفارشات کی ہیں۔ جن میں یہ امر بھی شامل ہے۔ کہ آئین کی منظوری کے بعد تین سال کے اندر اندر ربا (سود) کو

انتظامیہ سے علیحدہ کر دیا جائے۔

شہریوں کے حقوق اور اقلیتوں کے امور کی کمیٹی

کراچی ۲۲ دسمبر :- بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی رپورٹ کے بعد وزیر صنعت سردار عبد الرب نشتر نے پاکستانی شہریوں کے حقوق اور اقلیتوں کے امور کی کمیٹی کی رپورٹ پیش کی۔ جس میں شیڈولڈ کاسٹ ہندوؤں، بدھوں، مسیحیوں بشمول اینگلو پاکستانی مسیحیوں کے لئے جداگانہ انتخاب کی سفارش کی گئی ہے۔ نیز یہ بھی سفارش کی گئی ہے کہ ہر اقلیتی فرقہ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی زبان۔ رسم الخط اور تمدن کے تحفظ کی کوشش کرے۔ حکومت کی جانب سے تعلیمی اداروں کو جو امداد دی جائے گی۔ اس میں مذہب قوم یا فرقے کی بنیاد پر کوئی فرق نہیں کیا جائے گا۔

پروفیسر راج کمار چکرورتی۔ مسٹر پریم ہری برمن۔ اور مسٹر بھوپیندر ناتھ دت نے اپنے اختلافی نوٹ میں جداگانہ انتخاب کی مخالفت اور مخلوط انتخاب پر زور دیا۔ انہوں نے کہا جداگانہ انتخاب کی وجہ سے اقلیتیں خود کو ہمیشہ غیر محفوظ خیال کریں گی اور احساس کمتری کا شکار ہو جائیں گی۔ جداگانہ انتخاب کی بناء پر جو ممبر منتخب ہونگے۔ وہ اپنے اپنے فرقہ کا ہی خیال رکھیں گے۔

رباعی

خدا کی راہ میں دریا صفت بہتے چلے جاؤ
ہر اک رنج و الم جور و جفا سہتے چلے جاؤ
کناروں تک زمیں کے گر تمہیں تبلیغ کرنی ہے
الیس اللہ بکاف عبدہ کہتے چلے جاؤ

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس سے طبع کرا کر ۳۰ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

خطبہ جمعہ ۴۳

جلسہ سالانہ پر زیادہ سے زیادہ تعداد میں آؤ مگر یہ ارادہ لیکر آؤ کہ تم نے جلسے کی برکات حاصل کرنی ہیں

جو لوگ تقاریر نہیں سُن سکتے وہ بے شک جلسے پر نہ آئیں

مہمانوں کی خدمت کیلئے اپنے مکانات اور اپنی خدمات پیش کرو

از حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۹ دسمبر ۱۹۵۲ء بمقام ربوہ

خطبہ نویس:- سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

میری طبیعت چونکہ کمزور ہے۔ خصوصاً کل یکدم سردی پڑنے کی وجہ سے میرے دل اور اعضا پر اس کا اثر پڑا ہے۔ اس لئے میں زیادہ لمبا خطبہ نہیں پڑھ سکتا۔ مختصراً میں جماعت کو

آنے والے جلسہ کے متعلق

جو اگلے جمعہ سے شروع ہو جائے گا۔ توجہ دلاتا ہوں کہ احباب زیادہ سے زیادہ مکان مہمانوں کی رہائش کے لئے دیں اور زیادہ سے زیادہ دوست مہمانوں کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ آج سے پہلے ہم مکانوں کا نام نہیں لے سکتے تھے۔ کیونکہ پہلے یہاں مکانات نہیں تھے۔ اب خدا تعالےٰ کے فضل سے سینکڑوں مکانات بن چکے ہیں۔ پس احباب کو جلسہ سالانہ کے لئے زیادہ سے زیادہ مکانات دینے چاہئیں اور زیادہ سے زیادہ اپنی خدمات پیش کرنی چاہئیں ابھی ربوہ کی آبادی بہت کم ہے۔ اور اگرچہ مہمان اتنے زیادہ نہیں آتے جتنے قادیان میں آخری دو جلسوں میں آئے تھے لیکن ان کی تعداد اب بہت حد تک ان کے قریب پہونچ گئی ہے۔ کچھ تو اس وجہ سے کہ تقسیم ملک کی وجہ سے جو مصائب جماعت پر اور دوسرے لوگوں پر آئے۔ ان کی وجہ سے لوگ ایک حد تک بیدار ہو گئے ہیں اور کچھ اس لئے کہ ربوہ ایسے مقام پر واقع ہے جہاں سے ریل بھی گزرتی ہے۔ اور لاریاں بھی خوب گزرتی ہیں۔ مجھ سے کسی نے بیان کیا تھا کہ

صرف ایک طرف کی سواریاں

روزانہ ربوہ سے گزرتی ہیں۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ ہر روز ربوہ کے پاس سے اڑھائی تین ہزار سواریاں گزر جاتی ہیں۔ ان مسافروں میں سے کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جن کے دلوں میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے۔ کہ ہم منزل مقصود پر آسانی سے پہونچ جائیں گے۔ چلو ایک آدھ دن کے لئے یہاں ٹھہر جائیں۔ اور وہ یہاں اتر جاتے ہیں قادیان میں یہ سہولت میسر نہیں تھی۔ قادیان رستہ چھوڑ کر واقع تھا۔ کوئی پختہ سڑک نہیں تھی۔ جو شہر کے پاس سے گزرتی ہو۔ اس لئے لاریوں کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ ہاں ریل قادیان جاتی تھی۔ لیکن وہ بھی وہیں ختم ہو جاتی تھی۔ آگے نہیں جاتی تھی۔ اس لئے وہاں وہی لوگ جاتے تھے۔ جو ارادۃً قادیان جانے کے لئے گھروں سے روانہ ہوتے تھے لیکن یہاں ریل آتی ہے۔ اور پھر یہیں ختم نہیں ہو جاتی۔ بلکہ وہ آگے گزر جاتی ہے۔ اور اس طرح دونوں طرف کی سواریاں یہاں سے گزرتی ہیں۔ اور پھر سرگودھا اور لائل پور کے تعلق کی وجہ سے لاریاں اتنی گزرتی ہیں کہ جلسہ دیکھنے کی خواہش رکھنے والے مسافروں کو کچھ دیر یہاں ٹھہرنے کا موقعہ مل جاتا ہے بہرحال ربوہ

آبادی کے لحاظ سے

ابھی قادیان سے بہت چھوٹا ہے۔ قادیان کی آبادی پندرہ ہزار کے قریب تھی۔ لیکن ربوہ کی آبادی ابھی ساڑھے تین ہزار یا پونے چار ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ گو جلد جلد بڑھ رہی ہے۔ گویا ربوہ کی آبادی ابھی قادیان کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔ اور جلسہ پر آنے والوں کی تعداد قادیان میں آنے والوں کی نسبت ۷۰۔ ۸۰ فیصدی تک پہونچ چکی ہے۔ گویا جن مہمانوں کی خدمت پہلے سو آدمیوں کو کرنی پڑتی تھی۔ اب ان کے ۷۰۔ ۸۰ فیصدی مہمانوں کی خدمت ۲۵ آدمیوں کو کرنی پڑتی ہے۔ اس لئے اب پہلے کی نسبت زیادہ محنت اور توجہ کی ضرورت ہے۔

میں باہر سے آنے والوں کو بھی اس طرف توجہ دلاتا ہوں۔ میں یہ نہیں کہتا۔ کہ وہ جلسہ سالانہ پر نہ آئیں۔ وہ جلسہ سالانہ پر آئیں۔ اور خوب آئیں۔ اور غیر از جماعت دوستوں کو اپنے ساتھ لائیں لیکن میں ان سے اتنا ضرور کہوں گا۔ کہ کچھ عرصہ سے جلسہ پر آنے والوں میں یہ میلان پیدا ہو گیا ہے۔ کہ جلسہ کا نام آرام۔ سہولت اور مہمان نوازی رکھ لیا گیا ہے۔ بہت سے لوگ جلسہ سالانہ پر آکر بھی اس کی برکات سے محروم رہتے ہیں۔ وہ جلسہ دیکھنے آتے ہیں۔

جلسہ سننے نہیں آتے

ایسے لوگوں کو میں کہوں گا۔ کہ وہ یہاں تقاریر نہ سنکر گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ اگر انہوں نے یہاں آکر تقاریر نہیں سننی۔ تو بہتر ہے کہ وہ یہاں نہ آئیں۔ اور اسی طرح وہ غیر از جماعت افراد جو ان کے ساتھ آئیں۔ اگر وہ جلسہ کی تقاریر سننے کے لئے تیار نہیں۔ یا جو انہیں ساتھ لاتے ہیں۔ وہ انہیں جلسہ میں بٹھانے پر قادر نہیں تو میں انہیں بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ ان کا میلہ کے رنگ میں یہاں آنا انہیں خود بھی گنہگار بناتا ہے۔ اور دوسرے سینکڑوں اور ہزاروں لوگ جو انہیں دیکھتے ہیں وہ بھی ان کی وجہ سے گنہگار بنتے ہیں۔ وہ انہیں دیکھ کر ان کی سی حرکات کرنے لگ جاتے ہیں۔ ہمارے ملک میں مثل مشہور ہے۔ کہ خربوزہ خربوزے کو دیکھ کر رنگ پکڑتا ہے۔ اگر محلہ میں ایک شخص نماز نہیں پڑھتا۔ تو اسے دیکھ کر دو چار اور بچے بھی ایسے نکل آتے ہیں۔ جو نماز چھوڑ دیتے ہیں۔ اگر ان میں سے کسی بچہ کو ماں کہتی ہے۔ کہ تم نماز پڑھا کرو۔ تو وہ کہتا ہے تم مجھے نماز کے لئے کہتی ہو فلاں شخص بھی نماز نہیں پڑھتا۔ اس لئے اگر میں نے نماز نہ پڑھی تو کیا ہوا۔ پھر جب دو تین بچے سست ہو جاتے ہیں۔ تو پانچ سات اور ایسے ہو جاتے ہیں۔ جو ان کی نقل میں نماز پڑھنا چھوڑ دیتے ہیں۔ مائیں ڈانٹتی ہیں۔ تو وہ کہتے ہیں سارا محلہ نماز نہیں پڑھتا میرا کیا ہے۔ اگرچہ محلہ میں

صرف پانچ سات اشخاص

ہی ایسے ہوتے ہیں۔ جو نماز نہیں پڑھتے۔ لیکن وہ کہتے یہی ہیں۔ کہ سارا محلہ نماز نہیں پڑھتا۔ اسی طرح آہستہ آہستہ نماز کی عادت کم ہو جاتی ہے۔ یہی حال رسم و رواج کا ہے۔ آخر جب تک سگرٹ نہیں نکلا تھا۔ لوگ اس کے بغیر گزارہ کرتے تھے۔ لیکن اب جس کو بھی کہا جاتا ہے کہ تم سگرٹ نہ پیو تو وہ بہانے بناتا ہے۔ لیکن سگرٹ پینا ترک نہیں کرتا۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ لوگ دوسروں کو سگرٹ پیتے دیکھتے ہیں۔ تو انہیں بھی سگرٹ پینے کا شوق آتا ہے۔ اور وہ شوق میں سگرٹ پینا شروع کر دیتے ہیں۔ مجھے یاد ہے۔ کہ ایک دفعہ میں نے اور میر محمد اسحاق صاحبؓ نے حضرت ام المومنینؓ (نور اللہ مرقدھا) کو گھر میں حقہ پیتے دیکھا۔ آپ کو ان دنوں نفخ کی تکلیف تھی۔ جس کی وجہ سے چند دنوں کے لئے حکیم نے علاج کے طور پر حقہ پینا بتایا تھا۔ ہم نے حقہ گھر میں دیکھا تو حقہ پینے کا شوق ہوا چنانچہ ہم دونو حقہ لے کر بیٹھ گئے۔ اور اتنا حقہ پیا کہ مجھے بخار چڑھ گیا۔ اور مجھے وہاں سے اٹھا کر لیٹ۔۔۔ یا گیا۔ حضرت اماں جانؓ نے ہمیں حقہ پینے کی اجازت بچہ سمجھ کر دے دی اور خیال کیا کہ یونہی منہ میں لے کر چھوڑ دینگے اور خود کسی گھر تشریف لے گئیں۔ مگر ہم کھیل کھیل میں ایک دوسرے کے مقابل پر شرطیں لگا کر حقہ پیتے گئے۔ یہاں تک کہ بخار چڑھ گیا۔ پس عام طور پر لوگ ایک دوسرے کی نقل کرتے ہیں۔ اگر کوئی شخص چائے کی دوکان پر بیٹھتا ہے تو دوسرا شخص اسے دیکھ کر وہاں بیٹھ جاتا ہے۔ اور سمجھتا ہے فلاں شخص یہاں بیٹھا ہے۔ میں بھی بیٹھ جاؤں تو کیا حرج ہے۔ پھر دو تین اور آجاتے ہیں وہ ان دونوں کو وہاں بیٹھا ہوا دیکھتے ہیں۔ تو وہ بھی وہاں بیٹھ جاتے ہیں۔ پھر دس بیس اور آجاتے ہیں اور پہلے چار پانچ آدمیوں کو وہاں بیٹھے دیکھ کر وہ بھی بیٹھ جاتے ہیں

ہوتے ہوتے جلسہ گاہ سے کافی تعداد سامعین کی غائب ہو جاتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ ایک لطیفہ سنایا کرتے تھے۔ فرماتے تھے۔ ایک بادشاہ کے دربار میں صفائی کرنے کے لئے ایک خاکروبہ اور ایک خاکروب آیا کرتا تھا۔ اس خاکروب اور خاکروبہ نے سؤر پال رکھے تھے۔ اتفاقاً سؤر کا ایک بچہ مر گیا۔ پالے ہوئے جانور سے انسان کو محبت ہو جاتی ہے۔ چاہے وہ سؤر ہو۔ یا کوئی اور جانور۔ ان کے لئے سؤر کا بچہ ایسا ہی تھا۔ جیسے ہمارے لئے گھوڑا یا کوئی اور جانور۔ دربار کی صفائی کرتے ہوئے خاکروبہ کو اس سؤر کے بچے کا خیال آگیا۔ اور وہ دربار کی ایک دیوار کے ساتھ اپنا سر رکھ کر رونے لگ گئی۔ اتنے میں دربار کا ایک چپڑاسی آیا۔ اس نے خاکروبہ کو روتے دیکھ کر یہ خیال کیا۔ کہ

خدانخواستہ

اندر کوئی حادثہ ہو گیا ہے۔ مجھے پتہ نہیں لگا۔ اگر کسی نے مجھے دیکھ لیا۔ کہ میں رو نہیں رہا۔ تو مجھ پر بے وفائی کا شبہ کر لیا جائے گا۔ اس لئے وہ بھی رونے لگ گیا۔ پھر ایک اور چوبدار آیا۔ اس نے کہا۔ یہ دونوں رو رہے ہیں۔ ضرور کوئی واقعہ ہؤا ہے۔ مجھے پتہ نہیں لگا۔ اگر کوئی شخص آگیا۔ اور اس نے دیکھ لیا۔ کہ میں رو نہیں رہا۔ تو وہ خیال کرے گا۔ کہ مجھے نواب صاحب سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ خیال کر کے وہ بھی مصنوعی طور پر رونے لگ گیا۔ پھر کلرک آئے۔ انہوں نے بھی ان لوگوں کو دیکھ کر رونا شروع کر دیا۔ پھر چھوٹے افسران آئے۔ درباری آئے اور وزراء آئے۔ تو انہوں نے خیال کیا۔ کہ ہمارا تو کام تھا۔ کہ ہم ہر وقت خبر رکھیں۔ لیکن ہمیں اس حادثہ کا کوئی علم نہیں ہؤا۔ ضرور کوئی بات ہوئی ہے۔ جس کی وجہ سے یہ لوگ رو رہے ہیں۔ اگر ہم نہ روئے تو ہم پر بے وفائی کا شبہ کر لیا جائے گا۔ یہ خیال کر کے وہ بھی رونے لگ گئے۔ بڑے آدمیوں نے کرسیوں پر بیٹھے ہوئے آنکھوں پر رومال رکھ کر رونا شروع کر دیا۔ اتنے میں ایک بڑا وزیر آیا۔ وہ کچھ عقلمند تھا۔ وہ رویا نہیں۔ اس نے پاس والے وزیر سے دریافت کیا۔ کہ

کیا بات ہوئی ہے

اس نے کہا۔ مجھے تو علم نہیں۔ میرے پاس والے وزیر رو رہے تھے۔ اس لئے میں بھی رونے لگ گیا۔ اس نے کہا۔ اس سے پوچھو کیا بات ہے۔ جب اس نے اس نے اس سے پوچھا۔ تو اس نے کہا۔ مجھے تو علم نہیں۔ میرے ساتھ والا وزیر رو رہا تھا۔ آخر بات خاکروبہ پر پہنچی۔ اس سے دریافت کیا گیا۔ تو اس نے بتایا کہ میرا سؤر کا بچہ مر گیا تھا۔ مجھے وہ یاد آگیا۔ تو میں نے رونا شروع کر دیا۔ اب دیکھو خاکروبہ نے سؤر پالا تھا۔ اس کا بچہ مر گیا اور وہ محبت کی وجہ سے رونے لگ گئی۔ تو اسے دیکھ کر سارا دربار رونے لگ گیا۔ اگر اس وقت بادشاہ دربار میں آجاتا۔ تو سب کو معطل کر دیتا۔ کہ تم میری بدخواہی چاہتے ہو۔ پس انسان میں نقل کی عادت ہوتی ہے۔ ایک شخص اگر کوئی کام کرتا ہے۔ تو اسے دیکھ کر دوسرا بھی وہی کام کرنے لگ جاتا ہے۔ پس میں جماعت کو متنبہ کر دیتا ہوں۔ کہ جلسہ سالانہ پر وہ لوگ آئیں۔ جو جلسہ گاہ میں بیٹھ کر تقاریر سنیں۔ اور جو لوگ تقاریر نہیں سن سکتے۔ وہ جلسہ پر ہرگز نہ آئیں۔ ہرگز نہ آئیں۔ پھر دوست صرف ان غیر از جماعت لوگوں کو ساتھ لائیں۔ جن کو وہ جلسہ گاہ میں تقاریر کے دوران میں بٹھا سکتے ہیں۔ جو غیر از جماعت لوگ یہاں آکر تقاریر نہیں سنتے۔ وہ فساد کی نیت سے یہاں آتے ہیں۔ حصول علم کے لئے نہیں آتے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ بیماریاں بھی ہوتی ہیں۔ میں ان کا انکار نہیں کر سکتا۔ جو لوگ یہاں آکر بیمار ہو جائیں۔ یا پہلے سے بیمار ہوں۔ لیکن جلسہ پر اخلاص کی وجہ سے آجائیں۔ اور وہ جلسہ گاہ میں سارا وقت نہ بیٹھ سکیں۔ تو وہ بازاروں میں نہ پھریں۔ دکانوں پر نہ بیٹھیں۔ بلکہ اپنی بیرکوں یا ان جگہوں میں بیٹھیں جہاں وہ ٹھہرے ہوئے ہیں۔

رمضان میں

ہر سال یہ شور پڑتا ہے۔ کہ بازاروں میں کھانے پینے کی دکانیں بند رہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ اگر کھانے پینے کی عام اجازت ہو۔ تو بچوں اور دوسرے لوگوں کی نظر میں روزہ کی کوئی اہمیت نہ رہے۔ پس میں یہ نہیں کہتا۔ کہ بیمار بھی جلسہ گاہ میں بیٹھیں۔ انہیں تندرست رکھنا ہمارا کام ہے۔ انہیں اپنی صحت کو بچانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ وہ بے شک آرام کریں۔ لیکن انہیں یہ طریق اختیار نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ وہ بازاروں میں جائیں۔ اور دوکانوں پر بیٹھیں۔ وہ جلسہ گاہ سے بے شک باہر چلے جائیں۔ لیکن اپنی بیرکوں اور بیٹھکوں میں بیٹھیں۔ اگر انہیں کوئی کرانک بیماری ہے۔ تو الگ بات ہے۔ ورنہ ہمارا ڈاکٹر موجود ہوگا۔ اس کے پاس جا کر علاج کرانا چاہیئے۔ بہرحال انہیں گھروں میں بیٹھنا چاہیئے۔ تاکہ دوسرے لوگ ان کے برے نمونہ سے متاثر نہ ہوں جماعت کے معنے ہی یہ ہیں۔ کہ اس میں ایک نظم پایا جاتا ہو۔ ہمارے ہاں تو ایک شخص بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ جو

تقاریر کے دوران میں

جلسہ گاہ میں نہ بیٹھے۔ سوائے پہرہ داروں کے۔ یا ان لوگوں کے جو کھانا پکانے اور کھلانے پر مقرر ہوں۔ میں انہیں بھی کہوں گا کہ وہ اپنے فارغ وقت میں جلسہ گاہ میں بیٹھ کر تقاریر سنیں۔ لیکن اگر وہ ڈیوٹی کے لئے جلسہ گاہ سے اٹھ کر چلے جاتے ہیں۔ تو دوسرے لوگوں کو ان کی نقل نہیں کرنی چاہیئے۔ آخر ۳۹-۴۰ ہزار افراد کا کھانا پکانا آسان امر نہیں۔ ۳۹-۴۰ ہزار افراد کے لئے بیسیوں نانبائی ہوتے ہیں۔ بیسیوں پیڑے کرنے والے ہوتے ہیں۔ بیسیوں دیگیں پکانے والے باورچی ہوتے ہیں۔ سینکڑوں خدمتگار ہوتے ہیں۔ ۳۹-۴۰ ہزار افراد کی خدمت کرنے والوں کی تعداد پانچ سات سو یا ہزار تک پہنچ جاتی ہے۔ ان لوگوں کو جلسہ گاہ سے اٹھنا پڑتا ہے۔ انہیں اپنی ڈیوٹیوں کے سلسلہ میں ادھر ادھر چلنا پھرنا پڑتا ہے۔ اگر وہ جلسہ گاہ سے باہر نہ جائیں۔ تو باقی لوگ بھی جلسہ نہ سن سکیں۔ لیکن یہ لوگ اس لئے ڈیوٹی پر رہتے ہیں۔ تا باقی لوگ جلسہ سن سکیں۔ اور بچے گم نہ ہوں۔ یہ پہریدار ہی ہوتے ہیں۔ جن کی وجہ سے گمشدہ بچے مل جاتے ہیں۔ پچھلے جلسہ پر ایک دوست نے سنایا۔ کہ وہ سڑک پر جا رہا تھا۔ کہ دو عورتیں باتیں کرتی ہوئی پاس سے گزریں۔ ایک نے اپنے پاس والی عورت سے کہا۔ تم اپنے بچہ کی پوری حفاظت نہیں کرتی۔ ایسا نہ ہو۔ کہ وہ گم ہو جائے۔ اس نے کہا۔ تم پہلے سال یہاں آئی ہو۔ میں کئی سال سے یہاں آرہی ہوں۔ یہاں کوئی بچہ گم نہیں ہوتا۔ جو گم ہوتا ہے۔ لوگ پکڑ کر دے جاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ ہمارے پہریدار ہوشیاری سے کام کرتے ہیں۔ بلکہ یہاں تو بعض دفعہ دو دو دن کے بعد بھی بچے مل جاتے ہیں۔ کیونکہ میں نے

پہریداروں کو یہ ہدایت

دی ہوئی ہے۔ کہ اگر تم کسی کو بچہ اٹھائے لیجاتے دیکھ لو۔ اور بچہ گھبرایا ہؤا ہو۔ یا وہ رو رہا ہو۔ تو تم اسے روک لو۔ اور اس وقت تک اسے جانے نہ دو۔ جب تک وہ اپنے آپ کو اس بچہ کا باپ ثابت نہ کر دے۔ اگر کوئی شخص بچہ اٹھائے ہوئے لے جا رہا ہو۔ تو اگر وہ شرارت سے ایسا کر رہا ہے۔ تو بچے کی شکل سے ہی معلوم ہو جائے گا۔ کہ اٹھا کر لے جانے والے کا بچہ سے کوئی رشتہ نہیں۔ لازماً بچہ گھبرایا ہؤا ہوگا۔ بے شک بعض دفعہ مٹھائی وغیرہ دے کر بھی بچوں کو چپ کرا لیا جاتا ہے۔ لیکن بچے گھبرائے ہوئے ضرور ہوتے ہیں۔ اور ان کے چہروں سے یہ معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ وہ شخص انہیں جبراً اٹھا کر لے جا رہا ہے۔ اسی وجہ سے میں نے یہ مستقل ہدایت دی ہوئی ہے۔ کہ جب بھی ایسا بچہ دیکھو۔ اس شخص کو دفتر میں لے جاؤ۔ اور جب تک وہ اپنے آپ کو اس بچہ کا باپ نہ ثابت کر دے۔ اسے نہ چھوڑو۔ یہی وجہ ہے۔ کہ چالیس سال سے جماعت کے اتنے بڑے جلسے ہو رہے ہیں۔ لیکن ابھی تک خدا تعالےٰ کے فضل سے ایک واقعہ بھی ایسا نہیں ہؤا۔ کہ جلسہ کے موقعہ پر کوئی بچہ گم ہو گیا ہو۔ خدا تعالےٰ کرے۔ کہ آئندہ بھی ایسا ہی ہو۔ پس ان کاموں کے لئے بھی آدمیوں کو لگانا پڑتا ہے۔ دوسرے لوگوں کو یہ خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ اگر یہ لوگ پھرتے ہیں۔ تو اپنی ڈیوٹیوں کی وجہ سے پھرتے ہیں۔ انہیں ان کی نقل کر کے جلسہ گاہ سے نہیں اٹھنا چاہیئے۔

یہ لوگ جاگتے ہیں

اس لئے کہ تم سوؤ۔ یہ لوگ چوکس رہتے ہیں۔ اس لئے کہ تمہارے بچے گم نہ ہوں۔ اگر انہیں دیکھ کر تم ان کی نقل کرنے لگ جاتے ہو تو یہ ایک بُرا بدلہ ہے۔ جو تم ان کی خدمت کا دیتے ہو۔

پس باہر والے لوگ اگر جلسہ گاہ میں بیٹھ سکتے ہیں۔ اور تقاریر سن سکتے ہیں۔ تو وہ جلسہ سالانہ پر آئیں۔ ورنہ نہ آئیں۔ اگر احمدی دوست جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بعض غیر از جماعت لوگ ساتھ لاتے ہیں۔ تو وہ پہلے یہ دیکھ لیں۔ کہ آیا وہ ان چند دنوں کے لئے ان پر کنٹرول کر سکتے ہیں۔ یا نہیں۔ اگر وہ سمجھتے ہیں۔ کہ وہ ان پر کنٹرول کر لیں گے۔ تو انہیں ساتھ لائیں۔ اگر وہ پہلے سے بیمار ہیں۔ لیکن شوق کی وجہ سے جلسہ سالانہ پر آجاتے ہیں۔ یا یہاں آکر بیمار ہو جاتے ہیں۔ تو وہ اپنی بیٹھکوں اور بیرکوں میں لیٹ کر آرام کریں۔ بیمار ہیں۔ تو ڈاکٹر کے پاس جا کر علاج کرائیں۔ وہ بازاروں میں نہ پھریں۔ دوکانوں پر نہ بیٹھیں۔ کیونکہ وہ خود تو معذور ہیں۔ لیکن دوسرے لوگ دیکھ کر ان کی نقل کریں گے۔

پس میں باہر سے آنے والوں کو یہ نصیحت کرتا ہوں

کہ وہ اس سال اس ارادہ کے ساتھ یہاں آئیں۔ کہ وہ تقاریر پورے انہماک سے سنیں گے۔ اور جلسہ کے دوران میں ادھر ادھر بازاروں میں نہ پھریں گے۔ تا جماعت کے دوستوں کو جلسہ کے موقعہ پر تقاریر سننے کی عادت پڑ جائے۔ اور ہمارا جلسہ جو کچھ عرصہ سے میلوں کا سا رنگ پکڑ رہا ہے۔ پھر سے جلسہ کا رنگ اختیار کر لے۔ ہمارا جلسہ اپنے ساتھ بہت سی روحانی برکات رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص مسجد میں جاتا ہے۔ اور وہاں یونہی بیٹھ رہتا ہے۔ عبادت نہیں کرتا۔ تو کیا تم اس کے اس فعل کو عبادت کہو گے۔ اس طرح جو لوگ جلسہ سالانہ پر مرکز میں آتے ہیں۔ اگر وہ یہاں آکر جلسہ کی تقاریر سے پوری طرح مستفید نہیں ہوتے۔ تو ان کا یہاں آنا بھی کسی برکت کا موجب نہیں ہوگا۔ پس باہر سے آنے والوں اور یہاں کے مقامی لوگوں دونوں کو

اپنی اصلاح

کر لینی چاہیئے۔ پچھلے جمعہ میں میں نے مقامی لوگوں کو نصیحت کی تھی۔ کہ وہ اس سال ایک روٹی بھی ضائع نہ ہونے دیں۔ یہ سخت مہنگائی کا زمانہ ہے۔ جو شخص جلسہ کے موقعہ پر ایک روٹی بھی ضائع کرتا ہے۔ وہ جماعت سے غداری کرتا ہے۔ وہ ان کارکنوں سے غداری کرتا ہے۔ جن کو زیادہ اخراجات ہو جانے کی وجہ سے آئندہ تنخواہیں نہیں ملیں گی۔ وہ ربوہ کے دوکانداروں سے غداری کرتا ہے۔ جن کے کاروبار محض کارکنوں کو تنخواہیں نہ ملنے کی وجہ سے تباہ ہو جائیں گے۔

تصیح

الفضل مورخہ ۱۲ر دسمبر کے صفحہ ۶ پر خاتم النبیین نمبر کے متعلق جو اعلان شائع ہؤا ہے۔ اس میں کتابت کی غلطی سے خاتم النبیین شائع ہو گیا ہے۔ اصل میں خاتم النبیین پڑھا جائے۔ احباب تصیح فرمالیں۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر

"زمیندار" اور "آزاد" کی ہتک رسول

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

چند دن ہوئے میں نے اپنے ایک خطبہ میں بیان کیا تھا۔ کہ ہمارے مبلغوں کے مقابل پر احرار کسی کو مبلغ بنا کر باہر بھجوائینگے۔ اور وہ کیا کہے گا۔ اور مثال کے طور پر کہا تھا۔ کہ جب ہمارا مبلغ تمام رسولوں کے متعلق یہ بیان کرے گا۔ کہ وہ رب پاک تھے۔ اور ان سب کے سردار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ تو احرار کا بھیجا ہوا مبلغ کہے گا کہ نہیں آپ کے متعلق تو حدیثوں میں فلاں فلاں روایت آتی ہے۔ اس پر "زمیندار" اور "آزاد" تحت جز بز ہوئے ہیں۔ اور حکومت کو توجہ دلا رہے ہیں۔ کہ وہ کیوں "الفضل" کے خلاف کارروائی نہیں کرتی۔ جس نے ایسا مضمون شائع کیا ہے۔ مگر انہوں نے یہ واضح نہیں کیا۔ کہ ان کا غصہ کس امر پر ہے۔ چونکہ خطبہ دینے والا میں ہوں اس لئے طبعاً مجھے خواہش ہے کہ معلوم کروں کہ میرے مضمون کے کون سے حصہ سے "زمیندار" اور "آزاد" کو اختلاف ہے۔ اور جسے وہ دلآزاری کا موجب سمجھتے ہیں۔ میرے مضمون کے دو حصے ہیں ایک یہ کہ احرار کے تسلیم کردہ لٹریچر میں بعض ایسی باتیں ہیں۔ جن میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کا پہلو ہے۔ دوسرا حصہ یہ ہے۔ کہ وہ سراسر غلط ہیں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پاکوں کے سردار تھے۔ اور ان باتوں سے بالا تھے۔ بلکہ کوئی نبی بھی اس قسم کے الزامات کا مستحق نہیں۔ خدا تعالےٰ نے ان کو اپنی حفاظت میں رکھا ہوا تھا۔

اب مجھ پر یہ واضح نہیں ہو سکا کہ "زمیندار" اور "آزاد" کو کس حصہ سے اختلاف ہے۔ اور کسے وہ دلآزاری کا موجب سمجھتا ہے۔ کیا اسے یہ غصہ ہے کہ میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو احرار کے بزرگوں کے لگائے ہوئے الزامات سے بری کیوں قرار دیا ہے۔ یہ غصہ ہے کہ میں نے ان الزام لگانے والے لوگوں کو غلطی پر کیوں قرار دیا۔ یہ بات واضح ہو جانی چاہیئے۔ تاکہ اس کے مطابق ہم لوگ اپنا محاسبہ کر سکیں۔

ہاں ایک تیسری صورت یہ ہے کہ "زمیندار" اور "آزاد" کو یہ شکوہ ہو کہ ان کے مذہبی بزرگوں کے متعلق یہ جھوٹا الزام لگایا گیا ہے۔ کہ انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں کوئی خلاف ادب بات لکھی تھی۔ سو جہاں تک خلاف ادب بات ہونے کا سوال ہے۔ یہ سوال الگ الگ معیاروں کے مطابق الگ الگ رنگ میں دیکھا جا سکتا ہے۔ سو میں مان سکتا ہوں کہ جس امر کو میں نے خلاف ادب سمجھا اسے "زمیندار" اور "آزاد" خلاف ادب نہ سمجھتے ہوں شائد وہ اپنے خونی رشتہ داروں کے متعلق بھی وہ باتیں سننے کے لئے تیار ہوں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ان کی بعض کتب میں لکھی ہیں۔ لیکن اگر خلاف ادب کا مفہوم ان کے نزدیک بھی وہی ہے۔ جو میرے نزدیک ہے۔ تو پھر ان کا غصہ اسی بات پر مبنی ہو سکتا ہے۔ کہ یا تو جن کو میں نے ان کے بزرگ لکھ دیا ہے۔ ان کو وہ بزرگ نہ سمجھتے ہوں۔ اور یا پھر میں نے جو باتیں ان کی طرف منسوب کی ہیں۔ احرار کے نمائندوں کے نزدیک وہ باتیں ان مصنفوں نے نہیں لکھیں۔ میں نے افتراء کر کے ان کی طرف وہ باتیں منسوب کر دی ہیں۔

سو امر دوم کا جواب تو یہ ہے کہ جو بات میں نے کہی ہے وہ مسلمان کہلانے والے شیعہ سنی اور اہل حدیث تینوں گروہوں کی کتب میں موجود ہیں۔ وہ اگر اس امر پر ناراض ہیں تو پہلے شیعہ بزرگوں کی کتاب حیات القلوب کا مطالعہ کر لیں۔ جس میں وہ جھوٹی روایت جس کا ذکر میں نے خطبہ میں کیا ہے۔ بعینہٖ موجود ہے۔ حیات القلوب کے صد ۵۷۳ پر یہ روایت درج ہے۔ جو لفظ میں نے لکھے ہیں وہ تمام و کمال تو اس کتاب میں ہیں۔ لیکن اس کے علاوہ دوسری کتب میں ان سے ملتے جلتے الفاظ ہیں۔

چنانچہ دوسری شہادت کے طور پر میں الامام الکبیر العلامۃ الشہیر امام ابوجعفر محمد ابن جریر الطبری کی تفسیر کو پیش کرتا ہوں۔ ان کی تفسیر مطبوعہ مطبع میمنیہ قاہرہ کی بائیسویں جلد کے صد ۹ پر ابن وہب کی طرف یہ روایت منسوب کی گئی ہے اس میں نہانے کا ذکر نہیں کپڑے اتار کر بیٹھے ہونے کا ذکر ہے۔

تیسری شہادت علامہ جلال الدین سیوطی کی ہے۔ جو ایک نہیں دو تفسیروں کے مصنف ہیں۔ انہوں نے اس روایت کو اتنا اہم سمجھا ہے۔ کہ اپنی چھوٹی سی تفسیر جلالین میں بھی اس کو باختصار نقل کرنے کے بغیر چارہ نہیں دیکھا۔ جلالین جلد ۲ صفحہ ۱۹۰۔ اس تفسیر کو آپ کے بزرگوں نے اتنا اہم سمجھا ہے۔ کہ اسے درس میں شامل کیا ہے۔ قرآن کریم کی جگہ مدارس میں جلالین ہی کا درس دیا جاتا ہے۔

چوتھی شہادت پھر علامہ سیوطی کی ہے۔ جنہوں نے اپنی کتاب تفسیر دُرِّ منثور کی پانچویں جلد کے صد ۲۰۲ پر ایک روایت محمد بن یحییٰ بن حیان رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب بیان کی ہے۔ جو علامہ سیوطی نے ابن سعد اور الحاکم سے نقل کی ہے۔ اس میں یہ تغیر اسی واقعہ کو لکھا ہے۔ جس کا آخری حصہ بہت تکلیف دہ ہے۔

پانچویں شہادت اس بارہ میں تفسیر بیضاوی کی ہے۔ اس کی ساتویں جلد کے صد ۱۷۲ پر اسی روایت کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور انہوں نے بیان کیا ہے۔ کہ یہ روایت علاوہ طبری کے ثعلبی نے بھی بیان کی ہے۔ گویا ضمنی طور پر ایک چھٹا گواہ بھی ہے۔ ہاں اللہ کے نیک بندوں میں سے ایک کا ذکر انہوں نے کر دیا ہے۔ یعنی مصنف شرح مواقف جن کا یہ قول ہے۔ کہ اس روایت میں ایسے واقعات بیان کئے گئے ہیں۔ جن سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات کو محفوظ سمجھنا چاہیئے۔ لیکن انہوں نے بھی اس قدر کمزوری دکھائی ہے کہ اپنے زمانہ کے احراری ٹائپ مولویوں اور اہلحدیث سے ڈر کر یہ بڑھا دیا ہے۔ کہ اگر یہ روائت درست ہے تو پھر یوں سمجھنا چاہیئے۔ کہ کسی کو دل پر کیا اختیار ہے اس لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر اعتراض نہیں آتا۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم وانا للہ وانا الیہ راجعون

بیضاوی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ یہ جو کچھ ہوا خدا تعالےٰ کے فیصلہ سے ہوا اور حضرت داودؑ کے قصہ سے یہ قصہ ملتا ہے (داود علیہ السلام کی نسبت بائیبل میں لکھا ہے۔ کہ وہ ایک عورت پر عاشق ہو گئے۔ اور اسکے خاوند سے اسے چھڑانا چاہا۔ اس پر بقول مفسرین دو فرشتے ان کے گھر میں کود ے۔ اور سو دنبوں اور ایک دنبے والا قصہ سنا کر انہیں سمجھایا۔ اور بقول مودودی صاحب خدا کے دو نیک بندے دوسرے شخص کے گھر میں دیوار پھاند کر گھس گئے۔ تاکہ اسے نیکی کی تعلیم دیں۔ العیاذ حضرت داودؑ خدا کے نبی دو نیک بندوں کی نصیحت کے محتاج تھے۔ ایسے اعلےٰ درجہ کے نیک بندوں کی نصیحت کے جو دوسرے کے گھر کی دیوار پھاند کر اس کے حرم میں گھس جانے کو بھی کوئی عیب نہیں جانتے تھے۔) اس کے بعد بیضاوی صاحب مزید جرأت یہ کرتے ہیں کہ حضرت ام المومنین زینب رضی اللہ عنہا پر بھی الزام لگا دیتے ہیں۔

چھٹی شہادت اس بارہ میں علامہ الوسی کی ہے۔ جو فقہ حنفیہ کے چوٹی کے عالم اور بہت بڑے درجہ کے مصنف سمجھے جاتے ہیں انہوں نے اپنی تفسیر روح المعانی کی جلد سات کے صفحہ پر یہی روایت درج کی ہے۔

ساتویں شہادت شیعہ حضرات کی تفسیر مصنفہ علی بن ابراہیم قمی کی ہے۔ اس تفسیر کے صفحہ ۵۱۵ پر اسی مضمون کی روایت درج ہے۔ اور روایت کے لئے بھی کسی معمولی آدمی کو نہیں چنا گیا۔ بلکہ حضرت ابوعبداللہ کی طرف اس روایت کو منسوب کیا گیا ہے۔ اور گویا خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر تک روایت کے پہنچانے کی کوشش کی گئی ہے۔

ان ساتوں شہادتوں کے بعد جبکہ کتابوں اور صفحات کے حوالے تک دے دیئے گئے ہیں۔ احرار کی خفگی اس وجہ سے تو نہیں ہو سکتی۔

کہ میں نے غلط حوالوں سے ان کو بدنام کرنے کی کوشش کی ہے۔ تو کیا پھر ان کا غصہ اس لئے ہے۔ کہ میں نے ان غلط بیانیوں کو جو نہ صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے متعلق ہی بلکہ صحابہؓ اور اہل بیت کی طرف وہ روایتیں منسوب کرکے ان کے تقوٰی اور دین پر بھی حملہ کیا گیا ہے غلط کیوں کہا ہے۔ اگر یہ بات ہے۔ تو پھر صاف صاف لفظوں میں کہیں۔ کہ ہمارے بزرگ علماء کی باتوں کو غلط کہہ کر ہماری دل آزاری کی گئی ہے اور یہ احمدی جن کو (نعوذ باللہ من ذالک) محمد رسول اللہ کی حمایت کرنے کا کوئی حق نہیں خواہ مخواہ آپ کے حامی بن گئے ہیں۔ اور ہماری مستند تصنیفات کی تردید کرنے لگ گئے ہیں۔ ان کو تختۂ دار پر چڑھایا جائے۔ تاکہ پھر کسی کو علماؤں اور اماموں کے مقابل پر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت بچانے کا دعوٰی کرنے کی جرأت نہ ہو۔ ایسا بیشک کہیئے اور اگر خدا آپ کو طاقت دے۔ تو اس کے بعد بھی خوشی سے دار پر چڑھا دیجئے۔ کیونکہ اس کام کی وجہ سے دار پر چڑھنے سے زیادہ اور کیا عزت ہو سکتی ہے۔

یہ بھی یاد رکھیں۔ کہ اگر اس ایجی ٹیشن میں مولوی سید سلیمان صاحب ندوی کو بھی شامل کرنا ہے۔ تو ان سے کہہ دیں۔ کہ مولوی شبلی صاحب مرحوم کی سیرت نبوی پہلے پڑھ لیں۔ کیونکہ انہوں نے بھی وہی لکھا ہے۔ جو میں نے کہا ہے۔ بلکہ زیادہ سخت لفظوں میں۔ ہاں ایک بات اور رہ جاتی ہے۔ اور وہ یہ کہ آپ کہدیں۔ کہ ہم ان لوگوں کو بزرگ نہیں سمجھتے۔ یا ان کی اس بات کو غلط سمجھتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے بھول کر یا غلطی سے یا شرارت سے (کیونکہ ایک بڑی جماعت میں ہر شخص کا فعل ایک ہی وجہ سے نہیں ہو سکتا۔ کوئی سمجھدار بھول کر اس غلطی کا مرتکب ہو جائے گا۔ کوئی ایماندار غلطی سے ایسا کر بیٹھیگا۔ کوئی بے ایمان شرارت سے ایسی روایت لکھے گا) ایسا کہا ہے۔ اگر آپ ایسا اعلان کردیں۔ تو مجھ سے زیادہ خوشی کسی کو نہ ہوگی۔ مجھے تو اپنے آقا کی عزت کی حفاظت کا خیال ہے۔ اگر تمام فرقوں کے علماء مل کر ان لغویات کی تردید کردیں۔ اور ان خرافات پر لعنت بھیجیں۔ تو سب سے پہلے میں آپ کو مبارک باد دوں گا۔ اور اپنی تحریر پر معافی طلب کروں گا۔ کہ غلطی سے میں نے آپ کا دل دکھایا۔

مگر ایک بات کا جواب آپ کو دینا ہوگا۔ کہ اگر یہ غلطی ہے۔ تو تفسیر جلالین کو درس علماء میں کیوں شامل کیا گیا ہے۔ اور بیضاوی کے بعض حصوں کو پنجاب یونیورسٹی نے ایم۔اے اور مولوی فاضل کے نصاب میں کیوں شامل کیا ہوا ہے۔ اور اہلحدیث مستدرک الحاکم کو اور محبانِ اہل بیت قمی کی تفسیر کو اتنا سر پر کیوں چڑھاتے ہیں؟ مگر یہ بات ایک ضمنی بات ہے۔ اگر آپ لوگ ان روایات اور تفسیروں کی تردید کردیں۔ اور آئندہ کے لئے احتیاط کریں۔ تو ہم سابق غلطیوں کو بھول جائیں گے۔ اور مجھے یقین ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جو نہایت رحیم و کریم ہیں۔ وہ بھی آپ کے اس قصور کو معاف فرمادیں گے۔

خاکسار مرزا محمود احمدؓ

جلسہ سالانہ پر آنے والے احباب کے لئے
سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی نہایت ضروری ہدایات

جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے احباب کے لئے سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل نہایت ضروری ہدایات دی ہیں۔ جو مکرم پرائیویٹ سکرٹری صاحب کی طرف سے بذریعہ فون موصول ہوئی ہیں:-

۱۔ چونکہ اس سال خشک سردی پڑ رہی ہے۔ اس لئے جلسہ سالانہ پر آنے والی خواتین۔ بچے اور بوڑھے خاص طور پر اپنے ہمراہ گرم بستر ضرور لائیں۔

۲۔ صرف وہی دوست جلسے پر تشریف لائیں۔ جو جلسہ سننے کی نیت اور ارادہ رکھتے ہیں محض جلسہ دیکھنے والے دوست بے شک نہ آئیں۔

۳۔ اس سال بھی جلسے کے موقعہ پر دو تین صد ایسے مخلص اور محنتی رضاکاروں کی ضرورت ہے۔ جو اپنے آپ کو خدمت سلسلہ اور حفاظتی انتظام کے لئے پیش کرسکیں۔

روزنامہ الفضل لاہور
۲۳ دسمبر ۱۹۵۲ء

مسئلہ کشمیر اور بھارت

انڈونیشیا کے اخبار "پیڈ مین" نے مسئلہ کشمیر کے متعلق وزیر خارجہ پاکستان چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی پیشکش کے متعلق رائے زنی کرتے ہوئے رائے دی ہے کہ بصورت ناکامی فوجوں کے انخلاء کا تصفیہ کسی ثالث سے کرایا جائے۔ اس ضمن میں اس نے بھارت کے دستور کی دفعہ ۵۱ کا حوالہ بھی دیا ہے۔ جس کے رو سے بین الاقوامی تنازعات کا فیصلہ ثالثی کے ذریعہ کرایا جا سکتا ہے۔

مسئلہ کشمیر کے متعلق بھارت نے دیدہ دانستہ جو تاخیر کی روش اختیار کر رکھی ہے۔ وہ اب قطعی طور پر واضح ہو چکی ہے۔ بھارت خود ہی یو۔این۔او میں اس مسئلہ کو لے گیا تھا۔ اور خود ہی اس نے یو این او کے ہر فیصلہ میں مین میخ نکال کر اسے طول دینے کی کوشش جاری کر رکھی ہے۔ اور وہ کسی صورت میں بھی اس کے جلد اختتام پذیر ہونے کا خواہاں نظر نہیں آتا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ بھارت اپنا فائدہ اسی میں سمجھتا ہے کہ یہ مسئلہ کبھی حل ہونے نہ پائے یو این او نے مسٹر گراہم کو ایک بار نہیں بلکہ دو بار موقع دیا کہ وہ پاکستان اور بھارت کو انخلاء افواج کے متعلق کسی سمجھوتہ پر لے آئے مگر دونوں بار وہ ناکام ہوا ہے۔ ہم نہیں سمجھتے کہ اب مزید ثالثی سے کوئی بہتر نتیجہ برآمد ہو سکتا ہے۔ جہاں تک کشمیر کے باشندوں کے حقِ خود ارادیت کا تعلق ہے۔ کسی باہر کے ملک کی فوجوں کی تعداد کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ اگر بھارت نیک نیتی سے کشمیریوں کو کا حق خود ارادیت تسلیم کرتا ہے تو اس کے لئے واجب تو یہ ہے کہ وہ خود بخود اپنی تمام فوج کو کشمیر سے نکال لے اور استصواب رائے کے دوران میں یو این او کو موقع دے کہ وہ ملک میں نظم و نسق قائم رکھنے کے لئے انتظامات کرے۔ یہ تو ہے عدل و انصاف کی بات۔ مگر بھارت نے کشمیر پر اپنا ناجائز قبضہ رکھنے کے لئے قانونی ہیر پھیر کے علاوہ ضد کا ناقابل فہم وطیرہ اختیار کر رکھا ہے۔ چنانچہ خود مسز لکشمی پنڈت نے جو اقوام متحدہ میں بھارتی وفد کی رہنمائی کر رہی ہیں۔ شاید پاکستان کو ملزم گردانے کے لئے ۲۸ ہزار بھارتی فوج کے قیام کی ناقابل قبول خواہش ظاہر کی تھی مگر جب پاکستان نے خلاف توقع اسکو بھی مان لیا۔ اور صرف یہ خواہش ظاہر کی کہ آزاد کشمیر کی فوجیں نہیں نکالی جائینگی تو اب پنڈت نہرو بھارت کے وزیر اعظم نے اس پیشکش کو بھی مسترد کردیا ہے اور استرداد کا بہانہ یہ بنایا ہے کہ آزاد کشمیر کی فوجیں مسلح ہوں گی اور در اصل وہ پاکستانی ہوں گی۔

اس کے تو یہی معنی ہیں کہ بھارت چاہتا ہی نہیں ہے کہ کشمیر میں استصواب رائے ہو پنڈت نہرو کا صرف زبانی یہ کہے جانا کہ ہم اقوام متحدہ کو نہیں چھوڑیں گے کوئی معنی نہیں رکھتا اس سے تو الٹا یہ شبہ تقویت حاصل کرتا ہے کہ در اصل اقوام متحدہ کی انجمن خود بھارت کو شہ دے رہی ہے کہ وہ جتنا چاہے اس مسئلہ کو طول دیتا چلا جائے۔ اسکو کوئی خطرہ نہیں ہے۔

انڈونیشیا کے اخبار "پیڈمین" نے یہ بھی کہا ہے کہ

"بین الاقوامی حالات کے پیش نظر اور خاص طور پر ان مسائل کو دیکھتے ہوئے جن سے آج ایشیائی ممالک دوچار ہیں۔ ہم سب کی خواہش ہے کہ مسئلہ کشمیر پُر امن طور پر حل ہو جائے کیونکہ ہم سب ایشیا کو مضبوط و مستحکم دیکھنا چاہتے ہیں۔ مسئلہ کشمیر حل ہو جانے کے بعد ایشیائی ممالک بین الاقوامی مسائل حل کرنے میں اپنی قوتیں صرف کرسکیں گے"

یہ امر جس کی طرف انڈونیشین اخبار نے مندرجہ بالا الفاظ میں توجہ دلائی ہے۔ ایسا اہم ہے کہ ہماری رائے میں بھارت کو چاہیئے کہ صرف اس خیال سے کشمیر کے معاملہ کو جلد از جلد عدل و انصاف سے حل ہونے دے۔ ہم نے کسی گذشتہ اشاعت میں اسباب کو واضح کرنے کی کوشش کی تھی۔ اور توقع ظاہر کی تھی کہ بھارت پاکستان کی اس آخری پیشکش کو نہیں ٹھکرائے گا اور مسئلہ کو حل ہونے دیگا۔ مگر افسوس ہے کہ ہماری توقع غلط ثابت ہوئی ہے۔ ہم اس سے صرف یہی نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ بھارت اپنی خود غرضانہ ہٹ دھرمی سے مغربی سامراجیت کے ہاتھ مضبوط کر رہا ہے اور اسکو ایشیائی ممالک کی بہبودی سے قطعاً کوئی ہمدردی نہیں ہے۔ وہ مغربی سامراجی طاقتوں کے مفاد کو ایشیائی اقوام کے مفاد پر ترجیح دیتا ہے۔ اور امریکہ اور برطانیہ کے ہاتھ میں آلہ کار بنا ہوا ہے۔ جس کا نتیجہ خود اس کے لئے بھی کبھی نہایت خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔

عزیزم مرزا رفیق احمد صاحب کی علالت

(از مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

عزیزم مرزا رفیق احمد کے متعلق الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ کہ ان کو عرصہ سے بخار آ رہا ہے۔ آج بخار کا اکیسواں دن ہے۔ بخار ٹائیفائڈ ہے۔ اور اس وقت درجہ حرارت ۱۰۴ سے ۱۰۵ تک رہتا ہے بے چینی اور پیٹ میں درد ہے۔ کھانسی بھی ہے۔ ٹائیفائڈ بخار کی یہ قسم خطرے والی ہوتی ہے احباب جماعت اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں گزارش ہے کہ عزیز موصوف کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمام خطرات سے محفوظ رکھتے ہوئے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

جلسہ سالانہ پر مہمانوں کی رہائش کا انتظام!

فرودگاہ مہمانان جلسہ سالانہ کا مندرجہ ذیل انتظام کیا گیا ہے معزز مہمانوں سے گزارش ہے۔ کہ وہ اپنی مقررہ فرودگاہ میں قیام فرمائیں۔

مقام	رہائش
خاص سیالکوٹ شہر	بیرک ۱
ضلع سیالکوٹ	" ۲ تا ۶
گوجرانوالہ شہر و ضلع	" ۷ تا ۹
شیخوپورہ شہر و ضلع	" ۱۰ تا ۱۴
گجرات	" ۱۵ تا ۱۸
جہلم	" ۱۹ تا ۲۱
کیمبل پور	" ۲۲ تا ۲۳
میانوالی	" ۲۴ و ۲۵
مظفر گڑھ	" ۲۶
ملتان	۲۷
ضلع لائل پور	بورڈنگ کمرہ ۲ تا ۷
راولپنڈی	" " ۸
ضلع سرگودھا	" " ۹ تا ۱۱
ضلع جھنگ	" " ۱۲ و ۱۳
ریزرو	" " ۱۴ و ۱۵

مقام	رہائش
ڈیرہ غازیخان	بیرک ۲۸
بہاولپور	" ۲۹ و ۳۰
سندھ	" ۳۱
آزاد کشمیر	" ۳۲
ریزرو	" ۳۳ تا ۴۲
دفاتر	" ۴۳
کارکنان لنگر	" ۴۴ و ۴۵
کراچی ـ کوئٹہ	ـ بیرون پاکستان
شہر سرگودھا	ـ دارالضیافت
صوبہ سرحد	ریسرچ ہال
لائل پور شہر	بورڈنگ کمرہ ۱
لاہور شہر	ہائی سکول کمرہ ۱ و ۲
ضلع لاہور	" " ۳ و ۴
ضلع منٹگمری	" " ۵ تا ۷
ریزرو	" " ۸

(افسر جلسہ سالانہ)

اخراج از جماعت و مقاطعہ

مولوی غلام سرور صاحب آف فتح پور ضلع گجرات کو بوجہ عدم تعمیل فیصلہ دار القضاء اخراج از جماعت و مقاطعہ کی سزا دی جاتی ہے۔ احباب مطلع رہیں۔ (ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

حیات الآخرت

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ کی معرکۃ الآراء تقریر جو آپ نے جلسہ سالانہ ۱۹۵۱ء میں فرمائی تھی۔ کتابی شکل میں چھپ کر تیار ہے۔

حیات بعد الموت کا مسئلہ بظاہر معمہ سا بنا رہا ہے۔ حضرت شاہ صاحب محترم نے اسلامی تعلیم اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصریحات کی روشنی میں نہایت محنت سے اس مسئلہ کو واضح کیا ہے۔ جس بزرگ نے بھی اس کتاب کا مطالعہ کیا ہے۔ اس کی بہت تعریف کی ہے اور اس کی وسیع اشاعت کی تحریک کی ہے۔

احباب کی سہولت کے لئے اس کی قیمت بھی اصل لاگت کے قریب ہی رکھی گئی ہے تاکہ دوست آسانی سے خرید کر پڑھ سکیں اور پھر دوسروں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں تاکہ اس کا فائدہ عام ہو۔

سائز $\frac{20 \times 26}{8}$ تعداد صفحات ۱۴۲۔ لکھائی چھپائی دیدہ زیب۔ قیمت اعلیٰ کاغذ ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ عام کاغذ ایک روپیہ چار آنہ

ملنے کا پتہ:۔ دفتر نشرو اشاعت ربوہ ضلع جھنگ

نوٹ:۔ دفتر نشرو اشاعت ایام جلسہ سالانہ میں جلسہ گاہ کے مغربی کونہ کے قریب ہوگا۔

اعلان دار القضاء

سیٹھی خلیل الرحمٰن صاحب کراچی جنرل سٹور بڈھا بازار جہلم کے مقدمہ بنام میر ظفر اللہ صاحب سابق مالک ظفر فرنیچر ہاؤس قادیان حال گلی ۳ محلہ طارق آباد لائلپور بابت اٹھارہ صد ستر روپے آٹھ آنے میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ میر صاحب موصوف چودہ صد بیس روپے بذریعہ یکصد روپے ماہوار قسط سیٹھی صاحب کو ڈگری ۱۵۳ سے ادا کریں چونکہ میر صاحب کو معمولی طریق سے اطلاع دینی متعذر ہے۔ اس لئے بذریعہ اخبار انہیں اس فیصلہ کی اطلاع دی جاتی ہے۔ اگر وہ چاہیں تو ایک ماہ کے اندر اس فیصلہ کی نظر ثانی کیلئے درخواست بھیج سکتے ہیں۔

قاضی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ربوہ پاکستان)

اعلان نکاح

مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۵۲ء کو میری بھتیجی مسماۃ سکینہ بی بی صاحبہ بنت امام دین صاحب مرحوم کا نکاح پانچ صد روپیہ ۵۰۰ مہر پر ہمراہ مسمی عبد الکریم صاحب ولد مولوی مہر دین صاحب مبلغ سلسلہ مولوی سید احمد علی صاحب سیالکوٹی نے پڑھا۔ اور احکامات نکاح پر مفصل روشنی ڈالی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین اور سلسلہ کیلئے بابرکت کرے۔ آمین

صوفی غلام محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۲۷ کا چیلو ضلع تھرپارکر سندھ

ولادت

بندہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۸ نومبر ۱۹۵۲ء بروز جمعہ لڑکا عطا فرمایا ہے جس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بشیر احمد تجویز فرمایا۔ احباب اس کی درازی عمر اور خادم دین بننے کی دعا فرمائیں۔

خاکسار ممتاز علی از ربوہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و رحم سے میرے بھائی بشارت احمد صاحب واقف زندگی ربوہ کے ہاں ۱۶ دسمبر ۵۲ء کو چوتھا لڑکا عطا فرمایا۔ احباب بچے کے خادم دین بننے اور درازی عمر کیلئے دعا فرمائیں۔

ملک سعادت احمد ریڈیو الیکٹرک ہاؤس پشاور

بعدالت شیخ فاروق احمد صاحب پی سی ایس ڈپٹی کسٹوڈین صاحب بہادر جہلم

نمبر مقدمہ B-2-76 سال ۱۹۵۲ء (درخواست زیر دفعہ ۸ آرڈیننس نمبر ۱۵ سال ۴۹ء)

راجہ خان ولد اللہ دین قوم کھوکھر ساکن عثمان تحصیل پنڈدادنخان ضلع جہلم سائل

بنام پرکھوی چند ولد لالہ سکھ رام داس قوم کھتری سکنہ ہرن پور تحصیل پنڈدادنخان مسئول علیہ۔

ہرگاہ عدالت ہذا کو یقین دلایا گیا ہے کہ مقدمہ عنوان بالا میں مسئول علیہ پرکھوی چند مذکور بیتہ تارک الوطن ہو گیا ہے اور معمولی طریقہ سے اس پر تعمیل نہیں ہو سکتی۔ اس واسطے اشتہار زیر آرڈر ۵۔ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے کہ اگر متذکرہ صدر مسئول علیہ عدالت ہذا میں مورخہ $\frac{3}{1}$/۵۳ بوقت ½-۸ بجے صبح اصالتاً یا وکالتاً یا بذریعہ کسی ایجنٹ حاضر نہیں ہوگا۔ تو اس کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی

آج مورخہ $\frac{12}{17}$/۵۲ کو بدستخط ہمارے و مہر عدالت جاری ہوا

دستخط ڈپٹی کسٹوڈین مہر عدالت

بعض بہترین اور مفید کتابیں

تجرید الاحادیث :۔ حضور نبی کریمؐ کی دس ہزار اصل عربی احادیث کا بینظیر مجموعہ ترجمہ و حوالہ۔ قیمت چار روپے

رسول اللہؐ کی باتیں :۔ بچوں اور نوجوانوں کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ۲۰۰ اخلاقی حدیثیں مع ترجمہ و تشریح۔ قیمت ۱۲/

درثمین فارسی مترجم اردو :۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فارسی منظوم کلام مع اردو ترجمہ (جو حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کا کیا ہوا ہے) یہ سارا کلام عشق الٰہی اور محبت رسولؐ میں اپنا جواب نہیں رکھتا۔ صفحات ۳۴۳۔ کاغذ عمدہ۔ جلد نفیس۔ قیمت تین ۳ روپے

آپ بیتی :۔ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کے لکھے ہوئے نہایت ہی عجیب و غریب اور نصیحت آمیز سچے آپ بیتی قصے۔ قیمت تین روپے مجلد۔

اسلامی انسائیکلوپیڈیا :۔ اسلامی علوم و فنون کے متعلق ہر قسم کی تاریخی جغرافیائی اور مذہبی معلومات کا نہایت بیش بہا مجموعہ دو جلدوں میں قیمت ۱۸ روپے

مینیجر حالی بکڈپو۔ بلڈنگ نمبر ۱۸ رام گلی ۳ لاہور

تیرہ ۱۳ روپے کی کتابیں صرف دس ۱۰ روپیہ میں

اور چار کتابیں مفت

(۱) اسباق القرآن ہر دو حصہ للعہ (۲) کلید لغات القرآن دو روپیہ (۳) کلید الفاظ القرآن ۸/ (۴) عربی اردو بول چال ۱۲/ – (۵) عربی اور لغات کے خریداروں کو (۱) جھوک مہدی (۲) چٹھی مسیح (۳) نماز کے اسباق (۴) طبی جنتری ۱۹۵۳ء چاروں مفت۔

حکیم محمد عبداللطیف شاہد تاجر کتب ربوہ شریف

فیصلہ کن کتاب مفت

احمدیت کے مختلف مسائل کے متعلق خود بانی سلسلہ کے اصل فیصلہ کن مضامین کی کتاب جس کے ذریعہ تمام جہان کے مسلمانوں پر خدا تعالیٰ کی حجت پوری ہو جاتی ہے کارڈ آنے پر مفت روانہ کی جاتی ہے

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

ذیابیطس کا تسلی بخش علاج

حیاتِ نو

کی

حیرت انگیز کامیابی دوسروں کی زبانی

نہایت ہی قلیل عرصہ میں "حیات نو" ذیابیطس کے بیماروں میں مقبولیت حاصل کر رہی ہے۔ اس کا نمونہ ذیل میں ملاحظہ فرمائیں :۔

چودھری نادر علی صاحب اسسٹنٹ ایگریکلچر آفیسر لیہ ضلع مظفر گڑھ

"حسب الارشاد دوائی "حیات نو" ۵/۱۲ سے اسے باقاعدہ استعمال کر رہا ہوں یہ دوائی واقعی قابل تعریف ہے۔ ایک بہت بڑا فائدہ جو میں نے محسوس کیا کہ استعمال سے پہلے عام طور پر خواہ گرمیاں ہوں خواہ سردیاں ایک مرتبہ رات کو پیشاب کیلئے اٹھنا تھا مگر اس دوائی کے بعد قطعاً ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔ دوسرے جسم میں زیادہ توانائی محسوس کر رہا ہوں پہلے کچھ تھکاوٹ وغیرہ ہر وقت محسوس ہوتی تھی اب نہیں ہے خدا آپ کو جزائے خیر دے۔"

ذیابیطس کے بیمار کو چاہئیے کہ وہ فوراً "حیات نو" کا استعمال کر کے اس کو ضرور آزمائیے۔ ممکن ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اس کیلئے "حیات نو" ہی میں شفا مقدر کی ہو۔ یہ دوا جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بھی مل سکے گی۔ قیمت مکمل کورس اسی ۸۰ خوراک بیس ۲۰ روپے

دواخانہ ھوالشافی سٹی روڈ سیالکوٹ شہر

پچاس سال سے اپنی انفرادیت قائم رکھے ہوئے ہے

جہاں قاعدہ یسرنا القرآن کی خوبیوں کے گذشتہ نصف صدی میں کئی لاکھ انسان قائل ہو چکے ہیں وہاں کوئی دوسرا موجد اس سے بہتر قاعدہ پیش نہیں کر سکا۔ پانچ روپیہ کے دس قاعدے حمائل شریف مجلد ہدیہ ساڑھے چار روپیہ تین مجلد بارہ روپے دفتر قاعدہ یسرنا القرآن سے حاصل کریں

درخواستہائے دعاء

— عبدالرحمن صاحب سکنہ حبیب آباد سندھ کے بیوی بچے عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔ خورشید الرب انسپکٹر بیت المال

— میرا لڑکا سراج منیر سات دن سے بیمار ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔ عبدالرحیم ملک

— خاکسار عرصہ سے بیمار ہے احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ خلیل احمد حق بازار اوکاڑہ

— میری لڑکی اقبال بیگم شمیم کراچی میں سخت بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے اپنے خاص فضل کے ماتحت صحت کاملہ عطا فرمائے۔ عبدالغفور احمدی

— میری مرضوں میں بہت اضافہ ہو گیا ہے اور نہایت شدت سے دردیں ہونے لگی ہیں۔ دورہ قلب بھی لاحق ہو رہی ہے۔ حالت جہاں تک خراب ہو گئی ہے کہ اب رفع حاجت بھی چارپائی پر ہی کر سکتا ہوں۔ خاکسار نیاز محمد پنشنر انسپکٹر پولیس گوجرانوالہ۔

— میری اہلیہ ہاجرہ بیگم ایک طویل عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ اور میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے۔ احباب دعاء فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے خاص فضل کے ماتحت صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین

فتح محمد درویش قادیان دارالامان

تریاق اٹھرا ۔ حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے

صندلین ۔ خون پیدا کرتی اور صاف کرتی ہے۔ قیمت ۶۰ گولی دو روپے

دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

سفوف جند ماہواری خون کا تھوڑی مقدار میں رک رک کر آنا اور تکلیف کے ساتھ آنا کیلئے مفید دوائی۔ قیمت فی تولہ ۸/

معجون فوفل لیکوریا کے لئے بہترین مفید دوائی۔ قیمت فی تولہ آٹھ آنہ۔

معجون کہربا ماہواری خون کثرت سے آنا اس کے لئے بہت مفید دوائی ہے۔ قیمت فی تولہ ۸/

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ ضلع جھنگ

میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ کی **حب اٹھرا** رجسٹرڈ اور دیگر ادویات جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مقررہ قیمتوں پر ملنے کے پتے

(۱) سیلون ٹی سٹال ربوہ

(۲) سٹال میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز ربوہ

دی نیشنل لیبارٹیریز

(انگریزی ادویہ ساز)

کارخانہ ہذا ہر احمدی ڈاکٹر حکیم کیمسٹ و عطار صاحبان کی سرپرستی کا خواہاں ہے

نوٹ :۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر کارخانہ ہذا کے نمائندہ سے ایجنسی کیلئے ملاقات ہو سکتی ہے۔

ایم۔ اے رشید احمدی

مینیجنگ پروپرائیٹر

سونے کی گولیاں :۔ ایک ماہ کا کورس چودہ روپے

زد جام عشق :۔ ایک ماہ کا کورس چودہ روپے

حبوب کبیر :۔ نصف پاؤ گیارہ روپے

طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۴۹۸ ربوہ

جلسہ سالانہ پر یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا کی طرف سے بسوں کا انتظام

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر لاہور اور ربوہ کے درمیان سفر کرنیوالے احباب کی سہولت کے پیش نظر ذیل میں یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس۔ سرگودھا کے موجودہ مقررہ اوقات کا پروگرام درج کیا جاتا ہے۔ دوست مطلع رہیں کہ مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۵۲ء سے لے کر ۲۹ دسمبر ۱۹۵۲ء تک علاوہ ان اوقات کے کافی زائد بسیں آتی جاتی رہیں گی۔ ۲۸ دسمبر ۱۹۵۲ء بعد اختتام جلسہ تمام موجودہ بسیں ربوہ سے جانب لاہور آتی رہیں گی۔ اسی طرح ۲۵ دسمبر اور ۲۶ دسمبر جانب ربوہ۔ احباب مزید تفصیلات ہمارے دفتر لاہور بیرون لوہاری دروازہ ٹیلیفون ۴۴۹ سے دریافت کرتے رہیں۔

احقر محمد اقبال پراچہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس۔ سرگودھا "

سرگودھا تا لاہور

نام اسٹیشن	فاصلہ از سرگودھا	روانگی	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
سرگودھا	-	"	۳-۳۰ صبح	۴-۳۰ صبح	۶-۰۰ صبح	۷-۳۰ صبح	۸-۳۰ صبح	۹-۴۵ صبح	۱۱-۳۰ دوپہر	۱۲-۳۰ دوپہر	۱-۳۰	۲-۳۰
ربوہ	۲۸	"	۴-۲۰	۵-۳۵	۷-۵۰	۸-۲۵	۹-۳۵	۱۰-۵۰	۱۲-۳۰	۱-۳۰	۲-۳۵	۳-۳۵
چنیوٹ	۳۴	"	۴-۴۰	۵-۵۰	۷-۳۰	۸-۵۰	۹-۵۰	۱۱-۵	۱۲-۵۰	۱-۵۰	۲-۵۰	۳-۵۰
پنڈی بھٹیاں	۵۶	"	۵-۳۵	۶-۴۵	۸-۱۵	۹-۴۵	۱۰-۴۵	۱۲-۰	۱-۴۵	۲-۴۵	۳-۴۵	۴-۴۵
سکھیکی	۷۰	"	۶-۰	۷-۱۵	۸-۴۵	۱۰-۱۵	۱۱-۱۵	۱۲-۳۰	۲-۱۵	۳-۱۵	۴-۱۵	۵-۱۵
شیخوپورہ	۱۰۰	"	۷-۱۵	۸-۳۵	۱۰-۵	۱۱-۳۵	۱۲-۳۵	۱-۵۰	۳-۳۵	۴-۳۵	۵-۳۵	۶-۳۵
لاہور	۱۲۳	آمد	۸-۱۰	۹-۳۰	۱۱-۰	۱۲-۳۰	۱-۳۰	۲-۴۵	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۳۰

لاہور تا سرگودھا

نام اسٹیشن	فاصلہ از لاہور	روانگی	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
لاہور	-	"	۳-۳۰ صبح	۵-۳۰ صبح	۷-۳۰ صبح	۸-۳۰ صبح	۹-۳۰ صبح	۱۰-۳۰ صبح	۱۱-۳۰ دوپہر	۱۲-۳۰ دوپہر	۱-۳۰	۳-۰
شیخوپورہ	۲۴	"	۴-۳۰	۶-۳۵	۸-۳۵	۹-۳۵	۱۰-۳۵	۱۱-۳۵	۱۲-۳۵	۱-۳۵	۲-۳۵	۴-۵
سکھیکی	۵۴	"	۵-۵۰	۷-۴۵	۹-۴۵	۱۰-۴۵	۱۱-۴۵	۱۲-۴۵	۱-۵۰	۲-۵۰	۳-۵۰	۵-۲۰
پنڈی بھٹیاں	۶۸	"	۶-۳۰	۸-۳۰	۱۰-۳۰	۱۱-۳۰	۱۲-۳۰	۱-۳۰	۲-۳۰	۳-۳۰	۴-۳۰	۶-۰
چنیوٹ	۹۰	"	۷-۲۰	۹-۲۰	۱۱-۲۰	۱۲-۲۰	۱-۲۰	۲-۲۰	۳-۲۰	۴-۲۰	۵-۲۰	۶-۵۰
ربوہ	۹۶	"	۷-۳۰	۹-۳۰	۱۱-۳۰	۱۲-۳۰	۱-۳۰	۲-۳۰	۳-۳۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۷-۰
سرگودھا	۱۲۴	آمد	۸-۳۰	۱۰-۳۰	۱۲-۳۰	۱-۳۰	۲-۳۰	۳-۳۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۸-۰

جلسہ سالانہ پر ریلوے کی طرف سے

گاڑیوں کا انتظام

این۔ ڈبلیو۔ آر لاہور کی طرف سے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مندرجہ ذیل انتظامات کئے گئے ہیں

سپیشل ٹرینیں

۲۵ ۱۲/۵۲ - ایک سپیشل ٹرین سیالکوٹ سے چلائی جائے گی۔ بشرطیکہ مسافر کافی ہوں۔

۲۵ ۱۲/۵۲ ایک سپیشل ٹرین لاہور سے چلائی جائے گی۔ بشرطیکہ مسافر کافی ہوں۔

زائد بوگیاں

۲۴ ۱۲/۵۲ (۱) سیالکوٹ سے دس بجے صبح وزیرآباد روانہ ہونے والی ٹرین کے ساتھ دو زائد بوگیاں لگائی جائیں گی۔

(۲) وزیرآباد سے یہی دو بوگیاں ۱۵۰ نمبر ٹرین کے ساتھ لگائی جائیں گی۔ یہ ٹرین ایک بجے بعد دوپہر روانہ ہو کر شام کو پانچ بجے چک جھمرہ پہنچے گی۔

(۳) لاہور سے ۵ بج ۔ ۴ بجے صبح لائل پور روانہ ہونے والی گاڑی کے ساتھ دو بوگیاں لگائی جائینگی جو سیدھی گیارہ بجکر ۱۲ منٹ پر ربوہ پہنچ جائیں گی

(۴) لاہور سے ماڑی انڈس ٹرین کے ساتھ دو زائد بوگیاں لگائی جائیں گی۔ یہ ٹرین لاہور سے شام کے سات بجکر پانچ منٹ پر روانہ ہو کر رات کے بارہ بجے ربوہ پہنچے گی۔

(۵) لائل پور سے صبح چھ بجکر بیس منٹ پر روانہ ہونے والی ٹرین کے ساتھ ایک زائد ٹریلو لگایا جائیگا

(۶) لائلپور سے ۹ بجے صبح ایک بوگی ٹرین کے ساتھ لگائی جائے گی۔ جو کہ گیارہ بج کر بارہ منٹ پر ربوہ پہنچتی ہے۔

یہ انتظامات ۲۴ سے ۲۸ دسمبر تک روزانہ رہیں گے۔

ڈیزل کاریں اگر میسر ہوں تو لائل پور سے سرگودھا تک چلائی جاویں گی۔ تمام گاڑیاں ربوہ اسٹیشن پر کم از کم ۵ منٹ ٹھہرا کریں گی۔

احباب متعلقہ اسٹیشنوں سے دریافت کر کے ریزرو ڈبوں میں سفر کریں۔ اور ٹکٹ سیدھا ربوہ کا خریدیں۔

(افسر جلسہ سالانہ ربوہ)

مالی کانفرنس بر موقعہ جلسہ سالانہ

جیسا کہ پہلے اعلان کیا گیا ہے۔ اب پھر بطور یاد دہانی اعلان کیا جاتا ہے کہ نظارت بیت المال نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بتاریخ ۲۷ دسمبر بوقت ۷ بجے شام مسجد مبارک ربوہ میں ایک مالی کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ تا ضروری امور کے متعلق عہدیداران جماعت سے مشورہ حاصل کیا جائے۔ لہذا تمام جماعتوں کے امراء۔ پریذیڈنٹ اور سیکرٹریان مال سے درخواست ہے کہ وہ اس میں شامل ہو کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ تمام انسپکٹران بیت المال کی حاضری لازمی ہے۔ وہ بھی نوٹ کریں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)